

تبصرہء کتب

کیرن آرم سٹرانگ اور ان کی کتاب: محمد، پیغمبر برائے ہمارے عہد کا تنقیدی مطالعہ  
آمنہ رمیصاء\* اور ثروت نعیم\*\*

تمہید

کیرن آرم سٹرانگ کا شمار عصر حاضر کے اُن مصنفین میں ہوتا ہے جنہوں نے مختلف مذاہب پر غیر معمولی تحقیق اور تحریر کا کام کیا ہے۔ ان کی شخصیت مغربی دنیا میں تقابلِ ادیان کی ایک معتبر آواز سمجھی جاتی ہے۔ انہوں نے اپنی کتب میں یہودیت، عیسائیت، اسلام، ہندو مت اور بدھ مت پر تفصیل سے لکھا ہے۔ ان کی کتاب <sup>1</sup>A History of God نے انہیں دنیا بھر میں شہرت دلائی اور بعد ازاں انہوں نے مزید کئی موضوعات پر تحقیق کی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر انہوں نے دو اہم کتب تحریر کیں۔ پہلی

<sup>2</sup>Muhammad: A Biography of the Prophet اور دوسری <sup>3</sup>Muhammad: Prophet for Our Time ہے۔ دوسری کتاب خاص طور پر 9/11 کے واقعات کے پس منظر میں لکھی گئی تاکہ مغربی قارئین کو اسلام اور پیغمبر اسلام کے بارے میں ایک متوازن اور حقیقت پر مبنی تصویر پیش کی جا سکے۔

پاکستان میں اس کتاب پر کئی علمی اور تنقیدی مضامین سامنے آئے۔ آپ کے فراہم کردہ اردو مضمون میں بھی کیرن آرم سٹرانگ کے افکار پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ ذیل میں اسی مضمون کو اصل کتاب کے ساتھ مربوط کر کے تفصیل سے پیش کیا جا رہا ہے۔

کیرن آرم سٹرانگ کا علمی پس منظر

کیرن آرم سٹرانگ برطانیہ میں پیدا ہوئیں اور ابتدائی تعلیم کے بعد آکسفورڈ یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ ان کی تربیت مذہبی ماحول میں ہوئی اور وہ کچھ عرصہ تک راہبہ بھی رہیں،

\* آمنہ رمیصاء: ریسرچ سینٹر ورکنگ ویمن ویلفیئر سٹ

\*\* ثروت نعیم: کراچی یونیورسٹی

ای میل: [sarwat.naem2012@gmail.com](mailto:sarwat.naem2012@gmail.com)

تاہم بعد میں تحقیق اور تدریس کی طرف راغب ہوئیں۔ انہوں نے مذاہب کے تقابلی مطالعے کو اپنا میدان بنایا اور اسی میں شہرت حاصل کی۔

آرم سٹرانگ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ مغربی قاری کے ذہن کو سامنے رکھ کر لکھتی ہیں۔ ان کی کوشش ہوتی ہے کہ مذہبی موضوعات کو عصری تقاضوں اور مسائل کے تناظر میں بیان کیا جائے تاکہ مغربی دنیا میں بھی ان موضوعات کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔

### کتاب لکھنے کے اسباب

آرم سٹرانگ اپنی کتاب *Muhammad: Prophet for Our Time* کے مقدمے میں بیان کرتی ہیں کہ وہ یہ کتاب کیوں لکھنے پر آمادہ ہوئیں۔ وہ لکھتی ہیں:

*"Mohammad was not a man of violence, we must approach his life in a balance way, in order to appreciate his considerable achievements. To cultivate an inaccurate prejudice damages the tolerance, liberality and compassion that are supposed to characterize western culture."* (page. 6, Introduction)

یہ جملہ کتاب کے بنیادی مقصد کو واضح کرتا ہے۔ مغرب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر محض ایک جنگجو یا پرتشدد شخصیت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ آرم سٹرانگ اس تاثر کی تردید کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ پیغمبر اسلام کو سمجھنے کے لیے انصاف اور توازن ضروری ہے۔

### سلمان رشدی کا معاملہ

کتاب کے ابتدائی حصے میں وہ سلمان رشدی کے ناول *The Satanic Verses* اور اس پر پیدا ہونے والے تنازعے کا ذکر کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ جب آیت اللہ خمینی نے رشدی کے خلاف فتویٰ دیا تو وہ اظہار رائے کی آزادی کی قائل تھیں، لیکن انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ مغرب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح معنوں میں جاننے کے ذرائع موجود نہیں تھے۔ اسی کمی کو پورا کرنے کے لیے انہوں نے یہ کتاب لکھی تاکہ مغربی قارئین کو ایک سہل اور معتبر ذریعہ فراہم ہو۔

## قرآن مجید کے بارے میں آرم سٹرانگ کے خیالات

مصنفہ قرآن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو سمجھنے کا بنیادی ماخذ قرار

دیتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں:

*"Our main source of information is the scripture that he brought to Arabs for some twenty three years, from about 610 AD to his death in 632AD, Mohammad claimed that he was the recipient of direct messages from god, which were collected into the text that became known as Qur'an." (page. 4, Introduction)*

یہاں وہ قرآن کو وحی الہی کے طور پر نہیں بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے کے

طور پر بیان کرتی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی لکھتی ہیں:

*"The Qur'an is the holy word of God and its authority remains absolute. But Muslims know that it is not easy to interpret." (page. 4, Introduction)*

یہاں ان کا انداز دوہرا ہے۔ ایک طرف وہ مسلمانوں کے عقیدے کو تسلیم کرتی ہیں، اور دوسری طرف وہ اپنے نقطہ نظر سے وضاحت کرتی ہیں۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ وہ مسلمان عقیدے کو بیان کرنے کی کوشش کرتی ہیں لیکن خود اس کی قائل نہیں ہیں۔

## حجاب کے بارے میں خیالات

کیرن آرم سٹرانگ نے اپنی کتاب میں آیاتِ حجاب کی تفسیر بھی اپنی رائے کے مطابق پیش

کی ہے۔ وہ لکھتی ہیں:

*"These directives did not apply to all Muslim women but only to Mohammad's wife." (page. 158)*

مزید کہتی ہیں:

*"The Hijab was not devised to divide the sexes." (page. 158)*

اور:

*"The introduction of Hijab was a victory for Umer." (page. 158)*

یہ بیانات واضح کرتے ہیں کہ مصنفہ اسلامی اصطلاحات اور تاریخ کا علم رکھتی ہیں لیکن بعض اوقات اپنی مرضی کے مطابق ان کے معانی بھی متعین کر دیتی ہیں۔

### جاہلیت اور دینی اصلاحات

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے پس منظر میں آرم سٹرانگ لکھتی ہیں:

*"Mohammad was not trying to impose religious orthodoxy he was not much interested in metaphysics, but to change people's hearts and minds. He called the prevailing spirit of his time "Jahiliyyah" Muslims usually understand this to mean the "time of ignorance" that is the pre-Islamic period of Arabia, but as recent research shows, Mohammad used the term jahiliyyah to refer not to an historical era but to a state of mind that caused violence and terror in seventh century Arabia." (page. 7, Introduction)*

یہاں وہ جاہلیت کو محض ایک تاریخی دور نہیں بلکہ ذہنی کیفیت قرار دیتی ہیں جس میں معاشرہ ظلم، جبر اور تشدد کا شکار ہوتا ہے۔

### شریعت کی تعریف

آرم سٹرانگ نے شریعت کے بارے میں ایک دلچسپ تعریف دی ہے:

*"Sharia; The path to the waterhole that had been the lifeline of your people from the time immemorial." (page. 14)*

یہ تعریف اگرچہ غیر روایتی ہے لیکن اس میں شریعت کی رہنمائی اور زندگی بخش کردار کو ایک استعارے کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔

### قرآن کی جمالیات اور سماجی اثر

آرم سٹرانگ نے قرآن کی تلاوت اور اس کے اثرات پر بھی تبصرہ کیا ہے۔ وہ امریکی اسکالر مائیکل سیلز کا حوالہ دیتی ہیں اور لکھتی ہیں:

*"A meditative calm begins to set in. People relax. The jockeying for space ends. The voices of those who are talking grow quieter and less strained. Others are silent, lost in thought. A sense of shared community overtakes the discomfort."*  
(page. 47)

یہ اقتباس اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ قرآن محض الفاظ کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک روحانی اور سماجی تجربہ ہے جو سامعین پر فوری اثر ڈالتا ہے۔

### واقعہ معراج

معراج کے بارے میں آرم سٹرانگ لکھتی ہیں:

*"Eventually he went to sleep for a while in the enclosed area to the northwest of the shrine, which housed the tomb of Ismael and Hagar. Then it seemed to him that he was awakened by Gabriel and conveyed miraculously to Jerusalem."* (page. 82)

مزید کہتی ہیں:

*"Later Muslims begin to piece together these fragmentary references to create a coherent narrative influenced perhaps by Jewish mystics of their ascent through the seven heavens to the throne of God. They imagined their prophet making a similar spiritual flight."* (page. 83)

"بعد میں مسلمانوں نے ان علیحدہ حوالوں کو جوڑ کر ایک مربوط روایت بنا لی، شاید یہودی روحانیت سے متاثر ہو کر جس میں وہ اپنے ساتھ آسمانوں سے گزر کر اپنے خدا کے تخت تک جانے کا حال سناتے ہیں انہوں نے تصور کیا کہ ان کے نبی نے بھی ویسی ہی روحانی پرواز کی ہے۔"

اور واقعہ معراج کو جھٹلانا یا اس کے بارے میں شک کا اظہار کرنا بھی کوئی نئی بات نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک منکرین یہی کرتے رہے ہیں لیکن مصنفہ نے اسلام کے عقیدہ ختم نبوت کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور اپنی طرف سے اصلاح کی کوشش کی ہے۔ مثال کے طور پر واقعی معراج ہی کی تفصیلات میں لکھتی ہیں کہ،

*"In Jerusalem he discovered that all the prophets, sent by God to all people, are "brothers". Muhammad's prophetic predecessors do not spurn him as a pretender, but welcome him into their family. The prophets do not revile or try to convert each other, instead they listen to each other's insights. They invite the new prophet to preach to them and in one version of the story, Muhammad ask Moses for advice about how frequently Muslims should pray. Originally God wanted Salat fifty times a day, but Moses kept sending Muhammad back to God until the number of prescribed prayers had been reduced to five ( which Moses still found excessive)." (page. 83–86)*

"یروشلم میں انہوں نے یہ دریافت کیا کہ تمام انبیاء جو تمام لوگوں کی طرف بھیجے گئے وہ بھائی بھائی ہیں۔ محمد کے پیش رو انبیاء نے انہیں جھوٹا کہہ کر رد نہیں کر دیا بلکہ انہیں اپنے کنبے میں خوش آمدید کہا۔ رسولوں نے نہ ایک دوسرے کی مذمت کی نہ ہی ایک دوسرے کو (عقائد کے لحاظ سے) تبدیل کرنے کی کوشش کی، اس کے بجائے انہوں نے ایک دوسرے کی بصیرت افروز باتیں سنیں۔ انہوں نے نئے رسول کو تبلیغ کی دعوت دی، اور اس کہانی کے ایک متن میں یہ بھی ہے کہ محمد نے موسیٰ سے مشورہ کیا کہ مسلمانوں کو دن میں کتنی بار عبادت کرنی چاہئے۔ ابتدا میں خدا چاہتا تھا کہ دن میں پچاس بار نماز پڑھی جائے، مگر موسیٰ بار بار محمد کو خدا کے پاس بھیجتے رہے یہاں تک کہ مجوزہ نمازوں کی تعداد گھٹ کر پانچ رہ گئی (جو موسیٰ کو پھر بھی زیادہ ہی لگی)۔

اس کے بعد بڑے بہترین پیرائے میں مسلمانوں کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ آئندہ بھی اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو مسلمانوں کو اسے خوش آمدید کہنا چاہیے۔ ایک دوسرے کی بصیرت افروز باتیں سننی چاہیے اور نعوذ باللہ اس جھوٹے دعویدار نبوت کو تبلیغ کی دعوت بھی دینی چاہیے۔

یہ بات تو ایک اٹل حقیقت ہے کہ سارے انبیاء آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ظاہر ہے کہ انہیں ایک دوسرے کی مذمت یا ایک دوسرے کو عقائد کے لحاظ سے تبدیل کرنے کی کوئی ضرورت اس لیے نہیں ہے کہ وہ سب ایک ہی دین یعنی اسلام اور بنیادی عقائد یعنی، توحید، رسالت اور آخرت پر ایمان لے کر آئے تھے۔ یہودیت اور عیسائیت تو انبیاء کرام کے بعد کی ایجاد ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اس وقت ہوئی جب پچھلی امتوں نے اپنی آسمانی کتب میں تحریف کر دی اور دین کی بنیاد ہی مسخ کر ڈالی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مکالمے سے یہ بات اخذ کرنا کہ نعوذ باللہ علماء یہود و نصاریٰ اور مسلمان آپس میں مشاورت کر کے کوئی ایسا دین ایجاد کر لیں جو سب کے لیے قابل قبول ہو بڑی بدترین گمراہی ہے۔

یہ اقتباسات ظاہر کرتے ہیں کہ آرم سٹرانگ معراج کے واقعے کو ایک روحانی و علامتی تجربہ کے طور پر دیکھتی ہیں، جبکہ روایتی اسلامی عقیدہ اسے ایک معجزانہ جسمانی و روحانی سفر قرار دیتا ہے۔

### واقعہ غرانیق

پہلی ہجرت حبشہ کے بعد کا وہ مشہور واقعہ جس میں کفار نے یہ جھوٹ گھڑا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی دیویوں کی تعریف کرتے سنا تھا اور نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "تلك الغرانيق العلى، وإن شفاعتهن لترتجى" کہ یہ بلند پایہ دیویاں ہیں جن سے شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔ اس واقعے کی جتنی روایات ہیں ان کے تجزیے کے بعد محققین اور مفسرین نے بیان کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ نجم کی تلاوت کی اور آخری آیت پہ سجدہ کیا تو کفار بھی بے اختیار سجدے میں گر گئے لیکن بعد میں جب حواس بحال ہوئے تو ایک نیا جھوٹ گھڑا لیا کہ نعوذ باللہ ہم نے تو محمد کو اپنی دیویوں کا ذکر عزت و احترام سے کرتے سنا تھا اس لیے سجدہ کیا۔ اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

سورہ نجم کے تناظر میں وہ لکھتی ہیں:

*"Muhammad had not implied that the three "daughters of God" were on the same level as Allah. They were simply intermediaries, like the angels whose intercession is approved in the same sura. Jews and christians have always found such mediators compatible with their monotheism." (page. 59)*

“محمد نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ تینوں خدا کی بیٹیاں اللہ کے برابر کا فتنہ رکھتی ہیں۔ وہ بس ثالث کا فتنہ رکھتی تھیں، ان فرشتوں کی طرح جن کی شفاعت کی اسی سورہ میں منظوری دی گئی ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں کو تو ایسے ثالث اپنے توحید نظریات کے ساتھ ہمیشہ ہم آہنگ لگے۔”

مزید یہ کہ،

*"Why did the Qur'an find it impossible to accommodate these three Goddesses alongside the angels? Why ruin the chance of peace with this uncompromising rejection of an apparently harmless devotion." (Chap 2, page. 71)*

“قرآن نے کیوں ان تینوں دیویوں کو فرشتوں کے برابر جگہ دینا نا ممکن سمجھا؟ کیوں باہر ایک بے ضرر وابستگی کو غیر مصالحتی انداز میں رد کر کے امن کے امکان کو تباہ کر دیا؟ سورۃ النجم کی وہ آیات جن کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت فرمائی آج بھی قرآن میں موجود ہیں:

أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ ۙ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ۚ أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ ۚ ٢١ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ۚ ٢٢ إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمِيَّتُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدَىٰ ۚ ٢٣

"اب ذرا بتاؤ، کبھی تم نے اس لات، اور اس عزی اور تیسری دیوی منات کی حقیقت پر کچھ غور بھی کیا ہے؟ کیا بیٹے تمہارے لیے ہیں اور خدا کے لیے بیٹیاں ہیں؟ یہ تو پھر بڑی دھاندلی کی تقسیم ہوئی۔ دراصل یہ کچھ نہیں ہیں بس چند نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ صرف وبم اور گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور خواہشات نفس کے مرید بنے ہوئے ہیں حالانکہ ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آ چکی ہے۔"

اور فرشتوں کی جس شفاعت کا ذکر کر رہی ہیں اس کی بھی سورۃ نجم میں صراحت ہے کہ:

وَكَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ ۚ ٢٦ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةً الْأُنثَىٰ ۚ ٢٧ وَمَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ۚ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ ٢٨



"آسمانوں میں کرنے ہی فرشتے موجود ہیں، ان کی شفاعت کچھ بھی کام نہیں آ سکتی جب تک اللہ کسی ایسے شخص کے حق میں اس کی اجازت نہ دے جس کے لیے وہ کوئی عرض داشت سنا چاہے اور اس کو پسند کرے۔ مگر جو آخرت کو نہیں مانتے وہ فرشتوں کو دیویوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں حالانکہ اس معاملے کا کوئی علم انہیں حاصل نہیں ہے، وہ محض گمان کی پیروی کر رہے ہیں، اور گمان حق کی جگہ کچھ کام نہیں دے سکتا۔"

اور اسی سورۃ النجم کی تلاوت کرتے ہوئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری آیت پر پہنچے اور سجدۂ تلاوت ادا کیا تو بے خود ہو کر سارے کفار بھی سجدے میں گر گئے اور بعد میں خفت مٹانے کے لیے جھوٹی کہانی بنا لی۔

مزید کہتی ہیں:

*"Why did the Qur'an find it impossible to accommodate these three Goddesses alongside the angels? Why ruin the chance of peace with this uncompromising rejection of an apparently harmless devotion." (page. 60–61)*

"قرآن نے کیوں ان تینوں دیویوں کو فرشتوں کے برابر جگہ دینا نا ممکن سمجھا؟ کیوں باہر ایک بے ضرر وابستگی کو غیر مصالحتی انداز میں رد کر کے امن کے امکان کو تباہ کر دیا؟

یہ اقتباسات ظاہر کرتے ہیں کہ مصنفہ نے اس متنازعہ واقعے کو بھی اپنی رائے کے مطابق پیش کیا اور اس میں قرآن کے نقطہ نظر پر سوال اٹھائے۔

## نتیجہ

کیرن آرم سٹرانگ کی کتاب *Muhammad: Prophet for Our Time* ایک ایسی کاوش ہے جس میں انہوں نے مغربی قارئین کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو زیادہ قابل فہم اور متوازن انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ تاہم اس میں کئی مقامات پر ان کی ذاتی رائے اور تعبیرات مسلمانوں کے عقیدے سے متصادم دکھائی دیتی ہیں۔ اس کے باوجود یہ کتاب مغربی معاشرے میں اسلام کے بارے میں پیدا ہونے والے شکوک و شبہات کے ازالے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔

- [1] Armstrong, K. (1993). *A History of God: The 4,000-Year Quest of Judaism, Christianity and Islam*. New York: Ballantine Books.
- [2] Armstrong, K. (1992). *Muhammad: A Biography of the Prophet*. London: Phoenix Press.
- [3] Armstrong, K. (2006). *Muhammad: Prophet for Our Time*. London: HarperCollins.